26348-اللہ تعالی کے اسماء وصفات کے معانی میں سے اللہ تعالی جسے اختیار کرنا پسند کرتا ہے کہ اسے اختیار کرنے کی شرعی حیثیت

سوال

میں نے بعض خطباء کوخطبہ جمعہ میں لوگوں کواللہ تعالی کی صفات سے متصف ہونے اوراس کے اخلاق کواختیار کرنے پر ابھارتے ہوئے سنا ہے توکیا یہ کلام صحیح ہے ؟

اور کیا اس طرح پہلے بھی کسی اہل علم نے کہا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمدللہ

جس تعبیر کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے وہ صحیح نہیں لیکن اس کا ایک صحیح مطلب ہے وہ یہ کہ اللہ تعالی کے بعض اسماء وصفات کے جو تقاضے اور موجبات ہیں انہیں اختیار کرنے کی ترغیب دینا اور ابھارنا وہ اس طرح کہ اس صفات کو دیکھا جائے جن کے تقاضے کے مطابق مخلوق کا ان کے ساتھ متصف ہونا بہتر اور اچھا ہو۔

لیکن وہ صفات جوکہ اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہیں مثلا الخلاق اور الرزاق اور الہ یہ ایسی صفات ہیں جوکہ اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ خاص ہیں جن کے ساتھ مخلوق متصف نہیں ہوسکتی اور نہ ہی اس کا دعوی کرنا جائز ہے اور اسی طرح جو اسماء اس کے مشابہ ہوں ۔

بلکہ اس سے وہ صفات مقصود ہیں اللہ تعالی جن کے تقاضے کو پسند کرتا ہے ان سے متصف ہوا جائے مثلا علم ، قوت حق ، رحم کرنا ، بردباری اختیار کرنا ، کرم وسخاوت ، عفوودرگزر اور اس طرح کی دوسری صفات ۔

اللہ سبحانہ وتعالی علیم ہے توعلماء کو پسند کرتا ہے ، قوی ہے توضعیف مومن کی بنسبت قوی اور طاقت ور مومن سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ کریم ہے توکرم کرنے والوں سے محبت کرتا ہے وہ رحیم ہے تورحم کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ، عفوودرگزر کرنے والا ہے تو درگزر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے وغیرہ ۔

لیکن ان صفات میں سے اللہ تعالی کی جو صفات ہیں وہ مخلوق سے اکمل اور اعظم ہیں
بلکہ ان کے درمیان تو مقابلہ ہے ہی نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی جس طرح اپنی ذات
میں مثال نہیں رکھتا اسی طرح اس کی صفات وافعال میں بھی کوئی مثال نہیں ۔

لیکن یہ ہے کہ ان صفات کے معانی میں سے مخلوق کے لئے جو شرعی طور پر مناسب اور اس
کے لائق ہے اتنا ہی حصہ ہے اور اگر اس حد اور حصہ سے تجاوز کرے گا تو یہ اس کے لئے
جائز نہیں ۔

مثلا : اگر وہ کرم وسخاوت میں حد سے تجاوز کرے گا وہ مسرف اور فضول خرچ ہو گا اور
اسی طرح رحم کرنے میں حد سے تجاوز اور بڑھ جائے گا تو شرعی حدود اور تعزیرات کو
معطل کر بیٹھے گا اور اسی طرح اگر عفو درگزر میں زیادتی کرتے ہوئے شرعی حد سے بڑھے
گا تو وہ اسے اس کی جگہ سے ہٹا دے گا ۔

مذکورہ مثالیں صفات باری تعالی کے علاوہ کسی اور چیز پر دلالت کرتی ہیں ۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے اسی معنی کو بیان کرتے ہوئے اپنی دونوں کتابوں
(عدۃ الصابرین) اور الوابل الصیب) میں فرمایا ہے ذیل میں ہم اس نص کو پیش کر رہے
ہیں :

(جب اللہ سبحانہ وتعالی حقیقی طور پر الشکور کی صفت سے متصف ہے تو مخلوق میں سب
سے زیادہ محبت اس سے کرتا ہے جو شکر کی صفت سے متصف ہو جس طرح کہ اللہ سبحانہ
وتعالی کا سب سے زیادہ غضب اس پر ہے جو اسے اس سے ختم کر دے یا ایسی صفت سے متصف ہو
جو کہ شکر کی مخالف ہو ۔

اور اسی طرح اللہ تعالی کے اسماء حسنی کے متعلق بھی یہی ہے کہ اللہ تعالی کے ہاں
سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو کہ ان کے واجبات سے متصف ہو اور سب سے زیادہ غضب اس پر
ہے جو کہ اپنے آپ کو ان کے مخالف سے متصف کرے تو اسی لئے اللہ تبارک وتعالی کافر ،
ظالم ، جاہل ، سخت دل ، بخیل ، بزدل ، ذلیل اور کمینے شخص سے بغض رکھتا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے ، علیم ہے تو اسی لئے
علماء سے محبت فرماتا ہے وہ رحیم ہے تو رحم کرنے والوں سے محبت کرتا ہے وہ محسن ہے
تو احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے پردہ پوشی (ستیر) ہے اسی لئے پردہ پوشی کرنے
والوں کو پسند فرماتا ہے ، وہ قادر ہے عاجز کہنے والے کو ملامت کرتا ہے اس کے ہاں

قوی اور طاقت ور مومن ضعیف اور کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہے وہ عفو درگزر کرنے والا ہے معافی اور درگزر کو پسند فرماتا ہے وہ اکیلا ہے وہ وتر کو پسند کرتا ہے ۔

جو بھی وہ پسند فرماتا ہے وہ اس کے اسماء وصفات اور ان کے موجبات کے آثار ہیں اور جن سے بھی وہ بغض رکھتا ہے وہ ان کے منافی اور مخالف چیزیں ہیں) دیکھیں کتاب : عدۃ الصابرین صفحہ نمبر 310

اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی الوابل الصیب میں فرماتے ہیں :

مجموعی طور پر بات یہ ہے (الجود (سخاوت) رب ذوا الجلال کی صفات میں سے ہے کیونکہ وہ دینے والا ہے لیتا نہیں وہ کھلاتا ہے کھاتا نہیں اور سب سے زیادہ سخاوت کرنے والا ہے اور وہ سب سے زیادہ کرم والا مخلوق میں سے اس کے ہاں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو کہ اس صفات کے تقاضے پورے کرتا اور ان سے متصف ہوتا ہے ۔

وہ کرم کرنے والا ہے اور اپنے بندوں میں سے کرم کرنے والوں کو پسند کرتا ہے وہ عالم ہے تو علماء سے محبت کرتا ہے ، وہ قادر ہے بہادر سے محبت کرتا ہے ، جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے)

ان کی کلام ختم ہوئی ، دیکھیں الوابل الصیب صفحہ نمبر 43

امید ہے کہ ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے وہ کافی اور فائدہ مند ہو گا اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے دین کی سمجھ عطا فرمائے اور اس کے حقوق ادا کرنے کی توفیق دے بیشک وہ سننے اور قبول کرنے والا ہے ۔

والحمد للہ رب العالمین .